(EDITORIAL) اداریہ

لکھنؤ کی مسجدیں۔۔۔رہے نام اللہ کا

دنیا کے چھوٹے بڑے مذہبوں کے پاس 'عبادت گھر' مل جاتے ہیں لیکن 'مسجد' کا تصور اسلام سے ہی مخصوص ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ اسلام میں خود عبادت کا مفہوم بڑا وسیع ہے۔ یہاں عبادت چند گھسی پٹی رسموں تک محدود نہیں ہے بلکہ پوری زندگی، ہر ہر سانس پر محیط ہے۔ مسجد کے نام سے یہ غلط فہمی نہیں ہونا چاہئے کہ یہ سجدہ کی جگہ یعنی رسمی عبادت کا گھر ہے اور بس۔ عبادت میں نماز کو بڑی اہم اور مرکزی حیثیت حاصل ہے اور سجدہ نماز کی معراج ہے۔ سجدہ یعنی زمین بوس ہونے کا مطلب ہے کہ اس کے آگے آخری ممکن حد تک جھک جانا۔ اسلام کے معنی بھی جھک جانا (تسلیم) ہے۔ اس طرح سجدہ اسلام کی خاص علامت ہے۔ انسان کی معراج عبدیت ہے اور عبدیت کی معراج سجدہ ہے۔

مسجد اسلام کی جامع وہمہ گیر عبادت کا گھر ہے؛ مرکز عبادت ہے۔ اس کی نسبت 'لامکان' معبود سے ہے، خانۂ کعبہ اور بیت المقدس کی خصوصی منزلت اپنی جگہ پر مسجد کی نسبت بھی اپنی جگہ۔ تعمیر مسجد کی روایت خود خیر البشر، صاحب معراج رسول اکرمؐ کے ذریعہ قائم کی گئی۔ آج جتنی بھی مسجدیں ہیں وہ سب آپؐ ہی کی پاک یادگاریں ہیں آپ نے مسجد کو اپنے مرکز رسالت (یعنی آپ کی ولایت کی راجدھانی) کے طور پر استعمال کیا۔ ہمارے ائمہ معصومینؑ نے مسجد کو مرکز امامت کے طور سے برتا۔ جب جب ان ذوات مقدسہ کو وقت کی ظالم وجابر حکومتوں نے زندان اور نظر بندی کا محصور جور کیا، ان ان وقتوں کی بات دوسری ہے۔ اس طرح معصوم قیادت کے زیر نظر مسجد اسلام کی نشر گاہ، تعلیم گاہ،۔۔اور قومی وملی مرکز بھی رہی۔ مسجد ہر اس کام کے لئے استعمال ہوئی جو 'قربتہً الی اللہ' ہو۔ جب مسلمانوں پر ملوکیت (سامراج) کا غلبہ ہوا' تو مسجدوں پر سامراج کا غلاف چڑھادیا گیا۔ (اس غلاف کے خلاف حقیقت مسجد برسر جہاد رہی۔)

مسجد کے جس تعمیراتی سلسلہ کا افتتاح حضرت ختمی مرتبتؐ نے کیا اس میں بہرحال برکت وترقی ہوئی۔ جیسے جیسے اسلام بڑھتا گیا جگہ جگہ مسجدوں کی تعمیر ہوتی رہی۔ یہ تعمیری سلسلہ عالم گیر پیمانہ پر ہوتا گیا۔ اس ضمن میں لکھنؤ کا بھی اپنا حصہ ہے۔ موجودہ شمارہ میں 'لکھنؤ کی مسجدیں' کے عنوان سے اودھ کے تاریخ دان مشہور اہل قلم تصدق حسین کا قابل قدر مضمون بھی شامل اشاعت ہے۔ امید ہے ہمارے باذوق قارئین اسے پسندیدگی کی نظر سے ملاحظہ فرمائیں گے۔

م۔ر۔عابد